238

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ٹیلیفون نمبر ۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ـ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

خطبہ نمبر ۲۷

قادیان

ایڈیٹر غلام نبی — یوم پنجشنبہ

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق جملہ خط و کتابت بنام مینیجر الفضل ہونی چاہیے

جلد ۳۰	۱۲- ماہ نبوت ۱۳۲۱ ہش	۲- ماہ ذوالقعدہ ۱۳۶۱ ھ	۱۲- ماہ نومبر ۱۹۴۲ء	نمبر ۲۶۴

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۰- ماہ نبوت ۱۳۲۱ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج سات بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو دردِ نقرس کے دورہ کی تکلیف ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دُعا فرمائیں ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کے کان میں درد ہے۔ حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دُعا فرمائی جائے۔

صاحبزادی امۃ الجمیل صاحبہ کے بخار میں خدا تعالیٰ کے فضل سے کمی ہے احباب صحتِ کاملہ کے لئے دُعا فرمائیں ۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب داڑھ نکلوانے کی وجہ سے تاحال تکلیف میں ہیں احباب دُعائے صحت کریں ۔

خطبہ جمعہ

موجودہ جنگ میں لیبیا کے محاذ کے متعلق حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا ایک مفصل رؤیا

جو

کئی بار شائع ہو چکا اور بار بار پورا ہو رہا ہے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۶- ماہ نبوت ۱۳۲۱ ہش مطابق ۶ نومبر ۱۹۴۲ء

مرتبہ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:- میں نے پہلے بھی کئی دفعہ

وہ رؤیا

سُنایا ہے۔ جو مصر کی جنگ کے متعلق میں نے دیکھا تھا۔ وہ رؤیا یہ تھا۔ کہ میں نے دیکھا۔ لیبیا کی طرف سے اٹلی کی فوجیں مصر کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ یہ

ستمبر ۱۹۴۰ء کی بات

ہے۔ میں نے اُس وقت رؤیا میں دیکھا۔ کہ میں گویا اُس علاقہ میں ہوں۔ اور لیبیا کی طرف سے انگریزی علاقہ کی طرف اطالوی فوجیں بڑھ رہی ہیں۔ انگریزی فوجیں جن میں ہندوستانی فوجیں بھی ہیں۔ اُن کا زور شور سے مقابلہ کرتی ہیں۔ مگر ان کے قدم کسی جگہ جمتے نہیں۔ یہاں تک کہ انہوں نے پیچھے ہٹنا شروع کر دیا۔ اس وقت وہ میدان جس میں لڑائی ہو رہی ہے۔ مجھے

ایک ہال کی شکل میں

دکھایا گیا۔ جس کی ایک طرف دروازہ کی جگہ سیڑھیاں بنی ہوئی ہیں۔ اور وہ سیڑھیاں اُس ہال میں اُترتی ہیں۔ گویا وہ ہال میں آنے اور نکلنے کا راستہ ہیں۔ میں نے دیکھا کہ پہلے تو انگریزی فوجیں سیڑھیوں کے دوسرے سرے پر دُشمن سے لڑ رہی ہیں۔ مگر پھر دُشمن کے دباؤ کو برداشت نہ کرتے ہوئے انہوں نے آہستہ آہستہ انہی سیڑھیوں پر سے اُترنا شروع کر دیا۔ اور دُشمن کی فوجوں نے آگے بڑھنا شروع کر دیا۔ دُشمن کی فوجوں کے داخل ہوتے وقت انگریزی فوجیں قدم قدم پر ان کا مقابلہ کرتی ہیں۔ مگر دُشمن کا زور اتنا زیادہ ہے۔ کہ وہ اس کا پورے طور پر مقابلہ نہیں کر سکتیں وہ لڑتی بھی ہیں۔ مگر پھر سیڑھیوں سے اُترنے پر مجبور ہو جاتی ہیں۔ یہاں تک کہ تمام سیڑھیاں ختم ہو گئیں۔ اور

انگریزی فوجیں ہال میں

اُتر آئیں۔ اور دُشمن کی فوج بھی اُن کے پیچھے ہال میں اترنے لگ گئی۔ جب وہ نیچے ہال میں پہونچیں۔ تو وہاں بھی انہوں نے دُشمن کی فوج سے مقابلہ کیا۔ مگر میں نے دیکھا۔ کہ وہاں بھی چند فٹ وہ پیچھے ہٹ گئیں۔ جب میں نے رؤیا میں انگریزی فوجوں کو اس طرح پیچھے ہٹتے دیکھا۔ تو گھبرا گیا۔ اور میں نے کہا۔

اب کیا ہوگا

اگر یہی حال رہا۔ تو اس علاقہ پر دُشمن قبضہ کر لے گا۔ گویا میں ایک وسیع علاقہ کو اس وقت ہال اور سیڑھیوں کی صورت میں دیکھ رہا ہوں۔ اور خواب کے نظارے عموماً ایسے ہی ہوتے ہیں۔ پس مجھے گھبراہٹ پیدا ہوئی۔ کہ اگر انگریزوں کی یہی حالت رہی۔ تو دُشمن فتح حاصل کر لے گا۔ اور ہندوستان بالکل ننگا ہو جائے گا۔ اس حالت میں مَیں گھبرا کر گھر کی طرف بھاگتا ہوں۔ میں اُس وقت گو

اپنے آپ کو مصر میں

سمجھتا ہوں۔ مگر اپنا گھر بھی بالکل قریب معلوم ہوتا ہے۔ ایسا ہی جیسے مدرسہ احمدیہ سے ہمارا گھر قریب ہے۔ پس میں تیزی سے گھر کی طرف گیا۔ اور میاں بشیر احمد صاحب کو تلاش کیا۔ وہ مجھے ملے۔ تو میں نے اُن سے کہا۔ ہم فوج میں تو داخل نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ ہماری صحت ایسی نہیں۔ کہ فوج میں باقاعدہ بھرتی ہو سکیں۔ مگر ہم باہر سے

انگریزوں کی مدد

کر سکتے ہیں۔ آپ کے پاس بھی رائفل ہے۔ اور میرے پاس بھی۔ چلو ہم اپنی رائفلیں لیں۔ اور اپنے طور پر ہی دُشمن پر حملہ کر دیں۔ چنانچہ مَیں اُن کو اپنے ساتھ لے کر وہاں گیا۔ خواب کے نظارے بھی عجیب ہوتے ہیں اس وقت گو لڑائی ہال میں ہو رہی ہے مگر ہم باہر کھڑے ہو کر

اندر کا تمام نظارہ

دیکھ رہے ہیں۔ اور ہال کی دیواریں اس نظارہ میں روک نہیں بنتیں۔ وہاں ایک

جھاڑی دیکھ کر میں لیٹ گیا۔ یا دو زانو ہو گیا ہوں۔ اور میں نے کچھ فائر کئے ہیں۔ یہ یاد نہیں کہ میاں بشیر احمد صاحب نے بھی کوئی فائر کیا ہے یا نہیں۔ بہرحال میں نے دیکھا کہ ان فائروں کے بعد انگریزی فوج اٹلی والوں کو دبانے لگی اور اس نے پھر انہی سیڑھیوں پر واپس چڑھنا شروع کر دیا۔ جن پر سے وُہ اتری تھی۔

دشمن کی فوج

پیچھے ہٹتے ہوئے نہائت سختی سے مقابلہ کرتی ہے۔ مگر پھر بھی انگریزی فوج اسے دباتے ہوئے سیڑھیوں تک لے گئی۔ اور پھر اسے ہٹاتے ہوئے دوسرے سرے تک چڑھ گئی۔ جب میں نے یہ نظارہ دیکھا تو اس وقت مجھے آواز آئی۔ کہ ایسا دو تین بار ہو چکا ہے گویا دو تین دفعہ دشمن اسی طرح انگریزی فوج کو دبا کرے آیا ہے۔ اور پھر

انگریزی فوج

اسے دباتی ہوئی اپنے علاقہ سے باہر لے گئی ہے۔ جب میں نے یہ رویا دیکھا اس وقت اٹلی کی فوجیں انگریزی علاقہ میں گھسی ہوئی تھیں۔ میں نے اسی وقت

چودھری ظفر اللہ خان صاحب

کو یہ رویا سنایا اور میں نے ان سے کہا۔ کہ میں نے اٹلی والوں کو خواب میں بڑی سختی سے لڑتے ہوئے دیکھا ہے۔ اخباروں میں تو ہم پڑھتے ہیں۔ کہ اٹلی والے بہت بزدل ہیں۔ اور انگریز مصلحتاً پیچھے ہٹے ہیں۔ مگر مجھے خواب میں یہ نظارہ دکھایا گیا ہے۔ وہ اس وقت وائسرائے کی کونسل کے اجلاس میں شامل ہونے کے لئے جا رہے تھے۔ جب واپس آئے تو انہوں نے کہا میں نے آپ کے اس رویا کا علاوہ اور لوگوں کے

ہز ایکسی لنسی وائسرائے کے پرائیویٹ سیکرٹری سر لیتھویٹ

سے بھی ذکر کیا تھا۔ اور انہوں نے اس رویا کو بہت تعجب سے سنا ہے۔ اگلے دن انہوں نے چودھری صاحب کے ہاں چائے پر آنا تھا۔ چودھری صاحب نے کہا انہوں نے خواہش کی تھی۔ کہ میں یہ رویا خود ان کی زبان سے بھی سننا چاہتا ہوں۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے کہا۔ کہ رویا میں یہ جو دکھایا گیا ہے کہ اطالوی نہائت سختی سے مقابلہ کر رہے ہیں یہ بالکل درست ہے۔ چنانچہ سر لیتھویٹ نے کہا تھا۔ کہ اخبارات کے نمائندے یونہی غلط طور پر شور مچاتے رہتے ہیں۔ کہ اٹیلین بزدل ہیں۔ ہمارے پاس جو پرائیویٹ اطلاعات آتی ہیں۔ ان سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اطالوی نہائت سخت مقابلہ کر رہے ہیں

اس رویا کے بعد

ابھی پورے دو مہینے نہیں گزرے تھے۔ اور برطانیہ کے متعلق میں نے جو رویا دیکھا تھا۔ کہ چھ ماہ کے بعد اس کی حالت بدل جائیگی۔ اس پر پورے چھ مہینے گزر چکے تھے۔ کہ انگریزی فوجوں نے اٹلی کی فوجوں کو شکست دی۔ اور اسے پیچھے دھکیلتی ہوئی سولیل تک لے گئیں۔ اس کے بعد میں نے یہ رویا

۱۹۴۰ء کے جلسہ سالانہ

میں بھی سنایا۔ اور پھر بعض خطبات میں بھی اسے بیان کیا۔ مجھے تعجب ہے کہ باوجود اس کے کہ میں نے اس رویا کو اتنی دفعہ بیان کیا ہے۔ میں "الفضل" میں پڑھتا ہوں۔ کہ دشمن یہ اعتراض کرتا ہے کہ یہ خواب بعد میں حالات کو دیکھ کر بنا لیا گیا ہے۔ لیکن اس کا صحیح جواب نہیں دیا جاتا۔ معلوم ہوتا ہے اخبار والے حوالے پوری محنت سے تلاش نہیں کرتے ورنہ انہیں اس قسم کے

کئی حوالے

مل جاتے۔ میرے خطبات سننے والے جانتے ہیں۔ کہ میں نے کئی دفعہ اس رویا کو اپنے خطبات میں بیان کیا ہے۔ اور

دو گواہ

تو یقینی طور پر موجود ہیں۔ ایک اپنی جماعت کے یعنی چودھری ظفر اللہ خان صاحب اور دوسرے ہز ایکسی لنسی وائسرائے کے پرائیویٹ سیکرٹری سر لیتھویٹ چنانچہ دوسرے تیسرے دن جب وہ چودھری صاحب کے ہاں چائے پر آئے۔ تو چودھری ظفر اللہ خان صاحب نے مجھ سے کہا۔ کہ انہیں آپ کے اس رویا سے بڑی دلچسپی ہے جو آپ نے

اٹلی اور انگریزی فوجوں کی جنگ

کے متعلق دیکھا ہے۔ اور یہ چاہتے ہیں۔ کہ آپ کی زبان سے یہ رویا سنیں چنانچہ میں نے خود ان کو یہ رویا سنایا۔

جس وقت اب

لیبیا کی جنگ میں انگریزوں کو دوبارہ شکست

ہوئی ہے۔ اور وہ دشمن کے دباؤ کو برداشت نہ کرتے ہوئے پیچھے ہٹ آئے ہیں تو اس وقت بھی میں نے یہ رویا اپنے ایک خطبہ میں بیان کر دیا تھا۔ اب ہم دیکھتے ہیں۔ کہ اس خواب کے تمام حصے

نہائت عمدگی اور صفائی کے ساتھ

پورے ہو گئے ہیں۔ حالانکہ اس خواب کے بعض حصے ایسے تھے۔ جن کے متعلق میرا پہلے یہ خیال تھا۔ کہ وہ تعبیر طلب نہیں بلکہ خواب کو مزین کرنے کے لئے دکھائے گئے ہیں۔ ہر انسان جس قدر خوابیں دیکھتا ہے۔ اس کے دو حصے ہوتے ہیں۔ ایک حصہ تو اصلی ہوتا ہے۔ اور ایک حصہ ایسا ہوتا ہے۔ جیسے

تصویروں میں بیک گراؤنڈ

ہوتی ہے۔ یعنی تصویر بنانے والے تصویر کے ساتھ اس کا ایک ماحول بھی تیار کرتے ہیں۔ بعض دفعہ ان کا مقصد صرف ایک انسان کی تصویر تیار کرنا ہوتا ہے۔ مگر وہ خالی انسان کی تصویر تیار نہیں کرتے

چند حوالے

(۱) حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا یہ رویا جسے حضور کئی بار بیان فرما چکے ہیں ہزارہا انسان نہ صرف جماعت احمدیہ کے ۱۹۴۰ء اور ۱۹۴۱ء کے سالانہ اجتماعوں میں حضور کی زبانی سن چکے ہیں۔ بلکہ "الفضل" میں شائع شدہ پڑھ بھی چکے ہیں۔ چنانچہ ۱۷ جنوری ۱۹۴۲ء کے "الفضل" میں یہ رویا حضور کے ان الفاظ میں شائع ہو چکا ہے

"ایک اور خواب میں نے پچھلے سال دیکھا تھا۔ جس کا دوسرا حصہ اب پورا ہوا ہے۔ میں شملہ میں چودھری ظفر اللہ خان صاحب کے مکان پر تھا۔ کہ میں نے خواب دیکھا۔ کہ میں ایک جگہ ہوں۔ اور وہاں ایک بڑا ہال ہے۔ جس کی سیڑھیاں بھی ہیں۔ مگر میں سمجھتا ہوں۔ کہ یہ بہت بڑا ملک ہے۔ مگر نظر ہال آتا ہے۔ میں دیکھتا ہوں۔ کہ سیڑھیوں میں سے اٹلی کی فوج لڑتی آ رہی ہے، اور انگریزی فوج دبتی چلی جا رہی ہے یہاں تک کہ اطالوی فوج ہال کے کنارے تک پہونچ گئی۔ جہاں سے میں سمجھتا ہوں کہ انگریزی علاقہ شروع ہوتا ہے۔ اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ قادیان نزدیک ہی ہے۔ اور میں بھاگ کر یہاں آیا ہوں۔ مجھے میاں بشیر احمد صاحب ملے ہیں۔ میں ان سے اور بعض اور دوستوں سے کہتا ہوں کہ اٹلی کی فوج انگریزی فوج کو دباتی چلی آ رہی ہے۔ اگرچہ ہماری صحت اور بینائی وغیرہ ایسی تو نہیں۔ کہ فوج میں باقاعدہ بھرتی ہو سکیں۔ مگر بندوقیں ہمارے پاس ہیں۔ آؤ ہم سے کرچلیں دُور کھڑے ہو کر ہی فائر کریں گے۔ چنانچہ ہم جاتے ہیں۔ اور دُور کھڑے ہو کر فائر کرتے ہیں۔ اتنے میں میں نے دیکھا۔ کہ انگریزی فوج اٹلی والوں کو دبانے لگی ہے۔ اور اس نے پھر انہی سیڑھیوں پر واپس چڑھنا شروع کر دیا ہے۔ جن پر سے وُہ اتری تھی۔ اس وقت میں دل میں سمجھتا ہوں۔ کہ دو تین بار اسی طرح ہوا ہے"۔

(۲) "الفضل" ۳ جولائی ۱۹۴۲ء میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا ایک خطبہ جمعہ شائع ہوا۔ جس میں حضور نے اس رویا کا ذکر پھر فرمایا۔ یہ الفاظ اسی پرچہ میں دُوسری جگہ درج کئے گئے ہیں۔

(۳) ۲۹ جولائی ۱۹۴۲ء کے "الفضل" میں بھی اس رویا کا مفصل ذکر شائع ہو چکا ہے۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

239

بلکہ وہ اس کے ساتھ کہیں بادل دکھا دیتے ہیں۔ کہیں سورج چڑھتا ہوا دکھا دیتے ہیں۔ کہیں درخت دکھا دیتے ہیں۔ ان کی غرض ان چیزوں کے بنانے سے تصویر کو دلچسپ بنانا ہوتا ہے۔ اسی طرح پر

خواب کے بعض حصے

تو تعبیر طلب ہوتے ہیں۔ مگر بعض حصے تعبیر طلب نہیں ہوتے۔ وہ صرف اس خواب کو شکل دینے کے لئے ہوتے ہیں۔ مثلاً خواب میں ہمارے سامنے ایک شخص آتا ہے اور اس کا نام

بشیر احمد

ہے۔ تو اس کی تعبیر یہ ہوگی۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں کوئی بشارت دینا چاہتا ہے۔ پس خواب اتنی ہی ہوگی۔ مگر جب اللہ تعالیٰ خواب میں بشیر احمد کو دکھائے گا۔ تو اسے ننگا نہیں دکھائے گا۔ بلکہ اس کے سر پہ کلاہ ہوگا۔ یا پگڑی ہوگی۔ پاجامہ بھی اس نے پہنا ہوگا۔ قمیص بھی اس کے جسم پر ہوگی۔ یہ الگ بات ہے۔ کہ وہ کشمیری طرز کا لمبا کرتہ ہو۔ یا عام قمیص ہو۔ اسی طرح غالباً اس کے پاؤں میں بوٹ جوتی یا گرگابی بھی ہوگی۔ اب اگر کوئی شخص خواب سنائے۔ اور کہے کہ میں نے خواب میں بشیر احمد دیکھا ہے۔ اس کی کیا تعبیر ہے۔ تو اسے کہہ دیا جائے گا۔ کہ اس کی تعبیر یہ ہے۔ کہ تمہیں کوئی خوشخبری ملنے والی ہے۔ لیکن اس کے بعد اگر وہ پوچھے کہ اچھا یہ بھی بتائیے کہ جو سر پر کلاہ دیکھا تھا اس کی کیا تعبیر ہے۔ اس کے پاؤں میں جو جوتی تھی۔ اس کی کیا تعبیر ہے اس نے جو پاجامہ پہنا ہوا تھا۔ اس کی کیا تعبیر ہے۔ اس کے جسم پر جو قمیص تھی۔ اس کی کیا تعبیر ہے۔ تو ایسے شخص کو ہم وہمی ہی کہیں گے۔ یہ نہیں ہوگا۔ کہ ہم پگڑی اور کلاہ اور قمیص اور پاجامہ اور بوٹ اور جوتی کی

الگ الگ تعبیر

بتانے لگ جائیں۔ خواب کے یہ حصے ایسے ہی ہوتے ہیں جیسے کوئی شخص اپنے کسی عزیز کو خط میں السلام علیکم لکھتا ہے۔ اگر وہ خوشنویس ہوتا ہے تو اچھی طرح الف ڈالتا ہے سین۔ لام اور میم کو بڑی احتیاط سے لکھتا ہے۔ اور واؤ بڑی احتیاط سے ڈالتا ہے مگر اس کی اصل غرض ان دائروں سے نہیں ہوتی۔ بلکہ اصل غرض اپنے مطلب سے ہوتی ہے۔ یہ احتیاط وہ اپنے کام کو

خوبصورت بنانے کے لئے

کرتا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے خوابوں کو خوبصورت بنانے کے لئے اس میں بہت سے ایسے حصے بھی شامل کر دیئے ہیں جو درحقیقت خواب کا حصہ نہیں ہوتے۔ اسی طرح خوابوں میں بہت سا حصہ انسان کے دماغ کا بھی ہوتا ہے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتوں کو کہنا ہے۔ اسے بشیر احمد دکھا دو۔ وہ اسے بشیر احمد دکھا دیتے ہیں۔ اور جس قسم کا لباس اسے پسندیدہ ہوتا ہے۔ اسی قسم کے لباس میں وہ اسے دکھا دیتے ہیں۔ اصل غرض صرف بشارت کی خبر دینا ہوتی ہے۔ مگر لباس وغیرہ میں اس کی عام طبیعت اور دماغی مناسبت کو ملحوظ رکھ لیا جاتا ہے۔ یا مثلاً کوئی شخص دعا کر رہا ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے یہ بتانا چاہتا ہے۔ کہ میں نے

تیری دعا قبول کر لی

ہے۔ تو وہ اسے اسمٰعیل نامی کوئی شخص دکھا دیتا ہے۔ چاہے۔ وہ واقف ہو یا ناواقف جنگل میں ہو۔ یا شہر میں۔ اس کے سر پر ٹوپی ہو۔ یا پگڑی۔ اب اگر کوئی شخص کہے۔ کہ یہ تو ہوئی خواب کی تعبیر کہ اللہ تعالیٰ نے میری دعا قبول کر لی۔ مگر یہ جو جنگل میں میں نے اسے دیکھا ہے۔ اس کی کیا تعبیر ہے۔ یا شہر میں اسے دیکھا ہے۔ اس کی کیا تعبیر ہے یا مشرق میں اسے دیکھا ہے۔ اس کی کیا تعبیر ہے۔ یا مغرب میں اسے دیکھا ہے۔ اس کی کیا تعبیر ہے۔ یا اس کا قد لمبا تھا اس کی کیا تعبیر ہے۔ یا اس کا قد چھوٹا تھا اس کی کیا تعبیر ہے۔ تو ہر واقف کار شخص کہے گا۔ کہ ان چیزوں کی کچھ بھی تعبیر نہیں یہ صرف خواب کی تزئین کے لئے ہیں۔ پس

جب میں نے یہ رؤیا دیکھا

تو میں نے سمجھا۔ کہ سیڑھیوں اور ہال کو صرف تزئین کے طور پر دکھایا گیا ہے یہ تو نہیں ہو سکتا تھا۔ کہ میری آنکھیں اتنی وسیع ہو جاتیں۔ کہ وہ ہزاروں میل کا علاقہ جس میں لڑائی ہو رہی تھی۔ مجھے دکھا دیا جاتا۔ لازماً اس کو چھوٹا کر کے ہی دکھایا جا سکتا تھا۔ جیسے حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں فرعون کو سات سالوں کا قحط گندم کی چند خشک بالوں کی شکل میں دکھایا گیا۔ یا اسے سات تر و تازہ اور سبز بالیں دکھائی گئیں۔ جس کی تعبیر یہ تھی۔ کہ بہت غلہ پیدا ہوگا۔ مگر اس غلے کو چند بالوں کی شکل میں دکھا دیا گیا۔ اب اس کے یہ معنے نہیں تھے۔ کہ اس وقت مصر میں اتنے ہی سٹے پیدا ہوں گے۔ بلکہ معنے یہ تھے۔ کہ زمینداروں کے گھروں میں کثرت سے غلہ پیدا ہوگا مگر خدا تعالیٰ نے یہ نہیں کیا۔ کہ بادشاہ مصر کو گندم کی اتنی تعداد دکھائی ہو۔ جتنی مصر میں پیدا ہوئی تھی۔ بلکہ صرف چند بالیں دکھا دیں۔ تو خوابوں میں بسا اوقات ایک

بڑی چیز کو چھوٹی شکل میں

دکھا دیا جاتا ہے لیکن بہر حال ہر خواب کے کچھ حصے تعبیر طلب ہوتے ہیں۔ اور کچھ حصے تعبیر طلب نہیں ہوتے۔ اس رؤیا کے متعلق بھی میرا خیال یہی تھا۔ کہ اس کی سیڑھیوں اور ہال والا حصہ تعبیر طلب نہیں۔ مگر اس آخری دفعہ جبکہ

دشمن یہ اعتراض کر چکا

تھا۔ کہ یہ خواب واقعات کو دیکھ کر بعد میں بنا لیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے حالات ظاہر کئے ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ خواب کے یہ حصے بھی تعبیر طلب تھے۔ چنانچہ مصر میں آج کل جس جگہ جنگ ہو رہی تھی۔ وہ جیسا کہ اخبارات میں خبریں آ چکی ہیں۔ صرف چالیس میل میں محدود ہے۔ جس کے ایک طرف سمندر ہے۔ اور دوسری طرف گڑھے ہیں۔ خواب میں

ہال دکھائے جانے کے معنے

بھی یہی تھے۔ کہ ایسی جگہ لڑائی ہوگی جو ایک وسیع میدان نہیں ہوگی۔ بلکہ

محدود جگہ

ہوگی۔ اسی طرح خواب میں جو سیڑھیوں والا حصہ دکھایا گیا تھا۔ وہ بھی اس جنگ میں نمایاں طور پر پورا ہوا ہے۔ چنانچہ اس جنگ کا ایک پہلو یہ بھی تھا۔ کہ انگریزی فوج جس جگہ لڑ رہی تھی۔ وہ نسبتاً ڈیپریشن (Depression) یعنی

نیچی جگہ

تھی۔ اور دشمن شروع میں سامنے کی پہاڑیوں پر قابض تھا۔ گویا جس حصہ کو میں تعبیر طلب نہیں سمجھتا تھا۔ وہ بھی تعبیر طلب تھا۔ پھر اگر رؤیا میں نے واقعات کو دیکھ کر بعد میں بنا لیا تھا۔ تو جس وقت میں نے یہ رؤیا بیان کیا ہے۔

سے گزشتہ جون میں جب لیبیا کی جنگ نے پھر پانسہ پلٹا۔ اور دشمن کی فوجیں انگریزی فوجوں کو مصر کی سرحد تک دھکیلتی ہوئی لے آئیں۔ تو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۲۶ جون کو خطبہ جمعہ میں اس رؤیا کو پھر بیان فرماتے ہوئے جہاں اس کی تعبیر یہ بیان فرمائی۔ کہ:۔

"ہو سکتا ہے۔ ہماری دعاؤں سے اللہ تعالیٰ انگریزی فوجوں کو آخری دفعہ دشمن کو دھکیلنے کی توفیق دیدے۔ کیونکہ کچھ ضروری نہیں۔ کہ خواب میں جو آخری نظارہ دکھایا جائے۔ فی الواقعہ بھی وہ آخری نظارہ ہو۔ مگر کثیر الوقوع یہی امر ہے۔ کہ جو آخری نظارہ نظر آئے۔ وہی واقعہ میں بھی آخری ہوتا ہے"

وہاں یہ بھی فرمایا:۔ "میں نے یہ رؤیا سنہ ۱۹۴۰ء کے جلسہ پر بھی ۲۰-۲۵ ہزار کے مجمع میں سنایا تھا۔ اور غالباً جلسہ کی روئداد میں شائع بھی ہو چکا ہے اور اللہ تعالیٰ نے جو عالم الغیب ہے اس کے غیب کے ثبوتوں میں سے یہ ایک عظیم الشان ثبوت ہے۔ اور یہ ایک ایسی لڑائی ہے کہ تاریخ میں اس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ کہ پہلے ایک فوج دشمن کو دھکیلتی ہوئی کئی سو میل تک لے جائے۔ اور پھر وہ اسے دھکیل کر واپس لے آئے۔ اور متواتر دو تین بار ایسا ہوا ہو۔ اور ہر بار فاتح فریق یہ سمجھے کہ اس نے دوسرے کی طاقت کو بالکل تباہ کر دیا ہے۔ میں نے ایک انگریز فوجی مبصر کی ایک تحریر پڑھی ہے جو اس نے ایک مضمون کے دوران میں شائع کی ہے۔ اس نے روس کی لڑائی کو غیر معمولی قرار دیا۔ اور لکھا ہے کہ تاریخ میں اس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ کہ اس طرح کوئی دشمن کسی ملک میں اتنی دور تک گھس آیا ہو۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اس وقت تو دشمن کی فوجیں انگریزی فوجوں کو دھکیل کر مصر کی سرحد پر آگئی تھیں۔ اور دوسرے حصہ کو پورا کرنا میرے اختیار میں نہیں تھا۔ مگر اب دیکھو کس طرح اللہ تعالیٰ نے پھر

حالات کو پلٹنا شروع کر دیا

ہے۔ اور کس طرح انگریزوں کی فوجیں پھر آگے بڑھ رہی اور دشمن کی فوجیں پیچھے ہٹ رہی ہیں۔ پرسوں نہایت مایوس کن خبریں آئی تھیں۔ لیکن کل ریڈیو پر خبریں آگئیں۔ اور آج اخبارات میں بھی شائع ہو گئی ہیں۔ کہ انگریزی فوج نے بہت بڑا حملہ کرکے

اطالوی فوج کو پیچھے ہٹا دیا

ہے۔ اور ان کے نو ہزار سے زیادہ آدمی قید کر لئے ہیں (خطبہ دیکھنے کے وقت تک ۱۴ ہزار قیدی بنانے کی خبر آچکی ہے۔) اسی طرح ان کے کئی سو ٹینک تباہ کر دیئے گئے ہیں۔ اور انگریز ان کی سرحد کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ پھر یہ جگہ بھی ایسی ہے۔ جو ہال کی طرح محدود ہے۔ ہال اور میدان میں یہی فرق ہوتا ہے۔ کہ میدان بہت کھلا ہوتا ہے۔ اور ہال چھوٹی سی جگہ ہوتی ہے۔ پس لڑائی کا ہال میں ہونا بتاتا تھا۔ کہ یہ لڑائی بڑی جگہ سے چھوٹی جگہ میں آجائے گی۔ چنانچہ یہ میدان جس میں آجکل لڑائی ہو رہی ہے

کل ۴۰ میل لمبا ہے

حالانکہ پہلے دو دو سو میل بلکہ اس سے بھی لمبے علاقہ میں لڑائی ہوا کرتی تھی۔ یہ ایسی ہی بات ہے جیسے کوئی صحن سے کمرہ میں چلا جائے۔ اسی طرح سیڑھیاں دیکھنے کی یہ تعبیر تھی۔ کہ جس جگہ یہ لڑائی ہوگی۔ وہاں ڈیپر یشنز (depressions) یعنی نشیب مقامات بہت ہوں گے۔

یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک ایسی خبر ہے۔ جس پر غور کرکے ہر انسان

اسلام اور احمدیت کی سچائی

کا مشاہدہ کر سکتا ہے۔ دشمن نے اس پر جو اعتراض کرنا تھا وہ کر لیا۔ اور اسی طرح اس کے اعتراض نے اس خبر کو اور بھی پختہ بنا دیا۔ کیونکہ اس سے بہر حال خواب کو سن کر اعتراض کیا ہے۔

تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ

ایک بڑی بھاری بشارت

ہے۔ اور متواتر یہ رؤیا اس جنگ میں پورا ہوا ہے۔ میں نے بتایا ہے کہ رؤیا میں ہی مجھے آواز آئی۔ کہ لیبیا دو تین بار ہو چکا ہے۔ چنانچہ دو تین بار ہی ایسا ہوا اور میرے نزدیک اس کی کوئی مثال تاریخ کے صفحات میں نہیں مل سکتی۔ کچھ عرصہ ہوا ایک

انگریز فوجی مبصر

نے روس کی لڑائی کو غیر معمولی قرار دیتے ہوئے لکھا تھا۔ کہ تاریخ میں اس بات کی کوئی مثال نہیں مل سکتی۔ کہ کوئی دشمن کسی ملک میں اتنی دور تک آگیا ہو۔ اور پھر دوسری فوج نے اسے پیچھے دھکیل دیا ہو۔ مگر

لیبیا کی لڑائی میں

تین دفعہ ایسا ہو چکا ہے۔ اور تینوں دفعہ ایک فریق نے یہی سمجھا۔ کہ اس نے دوسرے کو تباہ کر دیا ہے۔ پہلے ۱۹۴۰ء میں اطالوی فوجیں آگے بڑھیں۔ اور انہوں نے انگریزی فوجوں کو پیچھے ہٹا دیا۔ ۱۹۴۰ء کے آخر میں پھر انگریزی فوجیں آگے بڑھیں۔ اور اطالوی فوجیں شکست کھا کر پیچھے ہٹ گئیں ۱۹۴۱ء میں دشمن پھر آگے بڑھا۔

بقیہ حاشیہ صہ ۳

اور پھر دوسری فوج اس کو پیچھے ہٹانے میں کامیاب ہو جائے۔ یہ دعوے اس کا صحیح ہو یا نہ ہو مگر اس میں شک نہیں۔ کہ لیبیا کی لڑائی کی کوئی مثال یقیناً تاریخ میں نہیں ملتی۔ کہ ایک فریق دوسرے فریق کو کئی سو میل تک دھکیلتا ہوا لے جائے۔ پھر دوسرا فریق اسے دھکیل کر باہر نکال دے پھر پہلا فریق اسے دوبارہ دھکیل کر باہر نکال دے۔ پھر دوسرا فریق اسے دھکیل کر سینکڑوں میل تک لے جائے۔ مگر جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے رؤیا میں بتایا تھا۔ لیبیا کی جنگ میں تین بار ایسا ہو چکا ہے۔ اور تینوں دفعہ ایک فریق نے یہی سمجھا۔ کہ اس نے دوسرے کو بالکل کچل دیا ہے۔ پہلے اطالوی فوجیں آگے بڑھیں اور انہوں نے سمجھا۔ کہ انہوں نے انگریزی فوجوں کو بالکل کچل دیا ہے۔ پھر انگریزی فوجیں آگے بڑھیں۔ اور دشمن کے ایک لاکھ سے زیادہ سپاہی قید کر لئے۔ اور یہ خبریں آنے لگیں۔ کہ وہ شاید ٹریپولی میں داخل ہو جائینگی۔ جو لیبیا کے آخر پر اس علاقہ کا صدر مقام ہے۔ مگر یکدم انگریزی فوجوں کو پھر شکست ہوئی۔ ان کے پندرہ بیس ہزار سپاہی قید کر لئے گئے۔ جن میں دو بڑے جرنیل بھی تھے۔ اور ایک جرنیل تو وہ قید کر لیا گیا۔ جو جنگی سکیمیں بنایا کرتا تھا۔ ان کے بڑے بڑے ٹینک تباہ ہو گئے۔ اور انگریزی فوجیں اس طرح پیچھے ہٹیں کہ سمجھا جاتا تھا۔ کہ وہ بالکل تباہ ہو جائیں گی۔ مگر اللہ تعالیٰ نے انہیں پھر توفیق دی۔ اور وہ دشمن کو دھکیلنے لگیں۔ اس کے ۲۵ ہزار سپاہی قید کر لئے۔ اور یہ خبریں مشہور ہونے لگیں کہ اب دشمن نہیں ٹھہر سکیگا۔ مگر دشمن نے پھر انگریزی فوجوں کو دھکیلا اور مصری سرحد پر لے آیا۔ اور ۳۰ ہزار سپاہی قید کر لئے۔ یہ سب واقعات سوچنے والے کیلئے اسلام اور احمدیت کی صداقت کا ایک واضح ثبوت ہیں۔ مفصل طور پر ۲ جون ۱۹۴۲ء کے الفضل میں حضور کا یہ خطبہ پڑھا جائے۔

خطبہ پڑھنے والے حضرات تمام احباب کو یہ اعلان سنا کر عند اللہ ماجور ہوں

ایک کتاب تعلیم لکھنے کے متعلق

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ "میں چاہتا ہوں۔ کہ ایک کتاب تعلیم لکھوں۔ اس کتاب کے تین حصے ہونگے۔ ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ کے حضور ہمارے فرائض کیا ہیں۔ اور دوسرے یہ کہ اپنے نفس کے کیا کیا حقوق ہم پر ہیں۔ اور تیسرے یہ کہ بنی نوع انسان کے ہم پر کیا کیا حقوق ہیں"۔ (ملفوظات صہ ۳۷۲) الحمد للہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے مجھے "بشارات رحمانیہ" لکھنے کی توفیق عطا فرمائی اسی طرح اس کتاب کی بھی توفیق عطا فرمائی۔ اور اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقدس ارادہ کی تکمیل ہوئی۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ آپ حضرات بھی میرے ساتھ شریک ہو کر ثواب کے مستحق بنیں۔ اس کتاب کا نام چشمۂ ہدایت رکھا گیا ہے۔ اس کی خصوصیات یہ ہیں:

(۱) یہ مسیح موعود علیہ السلام کی اپنی کتب سے ایک شاندار انتخاب ہے۔ جو احسن ترتیب کے ساتھ جمع کر دیا گیا ہے۔

(۲) عبارات عام فہم اور تمثیلات کے رنگ میں ہیں اور مشکل الفاظ کے معنی حاشیہ پر دے دیئے گئے ہیں۔

(۳) اس میں مختلف ابواب دیئے گئے ہیں۔ مثلاً باب اول انسانی پیدائش کی غرض کو واضح کرتا ہے۔ باب دوم اس غرض کو پورا کرنے کے اسباب بتاتا ہے۔ اور مذہب کی ضرورت ثابت کرتا ہے۔ باب سوم مذہب اسلام کی فضیلت پر مشتمل ہے۔ باب چہارم ایمانیات ہستی باری تعالیٰ۔ توحید۔ رسالت۔ وحی۔ اخلاق فاضلہ تربیت عبادات وغیرہ امور کے متعلق مختلف سرخیوں پر مشتمل ہے (۵) یہ مجموعہ نہایت پُر اثر ایمان پرور اور ایمان افزا ہے جو مردوں۔ عورتوں۔ چھوٹوں۔ بڑوں۔ اپنوں اور بیگانوں سب کے لئے یکساں مفید ہے۔ اور غیر احمدیوں اور غیر مسلموں کو تحفۃً پیش کرنے کے قابل ہے۔ (۶) اندرونی خوبیوں کے علاوہ بیرونی خوبیوں سے بھی مزین ہے یعنی لکھائی چھپائی اور کاغذ نہایت عمدہ ہے۔

جو دوست اس کتاب کی قیمت جو ایک روپیہ ہے پیشگی ارسال فرمائیں گے۔ ان کے اسماء گرامی معاونین کی لسٹ میں بطور دعا و یادگار شائع کئے جائیں گے۔ اور جلسہ پر ان کی خدمت میں کتاب بھی پیش کی جائیگی۔ چونکہ آجکل ہر چیز گراں ہے۔ اس لئے اخراجات کے لئے روپیہ کی اشد ضرورت ہے۔ اور اس طرح دوست اخراجات طباعت میں آسانی پیدا کرکے ثواب کے مستحق بن سکتے ہیں۔ اس وقت ۱۲۵ معاون بن چکے ہیں۔ کتابت اور طباعت شروع ہو چکی ہے۔ پس احباب اپنے چندہ کے ہمراہ تفصیل دے کر کتاب کی قیمت جلد از جلد روانہ فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

خاکسار عبد الرحمٰن مبشر مولوی فاضل دفتر بشارات رحمانیہ ریلوے روڈ قادیان

اور انگریزی فوجوں کو دھکیلتا ہوا مصر کی سرحد پر لے آیا۔ ۱۹۴۱ء کے آخر میں انگریز پھر آگے بڑھے۔ اور دشمن کی فوجوں کو شکست دیتے ہوئے کئی سو میل تک لے گئے۔ جون ۱۹۴۲ء میں پھر دشمن کی فوجیں انگریزی فوجوں کو دھکیل کر مصر کی سرحد پر لے آئیں۔ اور اب ۱۹۴۲ء کے آخر میں پھر انگریزوں نے بڑھنا شروع کر دیا ہے۔ ان تینوں دفعہ دشمن کو شکست بھی ایسی خطرناک ہوئی ہے۔ کہ یہ خیال نہیں کیا جاسکتا تھا کہ وہ دوبارہ حملہ کر کے کامیاب ہو جائے گا۔ مگر

اللہ تعالیٰ کی بتائی ہوئی خبر کے مطابق

ہمیشہ ایسا ہی ہوتا رہا۔ کہ وہ دوبارہ آگے بڑھا۔ اور اس نے انگریزوں کو پیچھے ہٹا دیا۔ جب انگریزی فوجوں نے اٹلی والوں کو پہلی مرتبہ دھکیلنا شروع کیا ہے۔ تو ان کے پونے دو لاکھ قیدی بنالئے تھے۔ یہ اتنی بڑی تعداد ہے۔ کہ اس کے بعد خیال بھی نہیں کیا جا سکتا تھا۔ کہ اٹلی کی فوجیں آگے بڑھیں گی۔ مگر کچھ عرصہ کے بعد جانک وہ آگے بڑھیں انگریزی فوجوں کو شکست ہوئی۔ اور ان کے تیس ہزار کے قریب سپاہی قید کر لئے گئے۔ پھر دوبارہ انگریز بڑھے تو انہوں نے اٹلی والوں کے ۲۷ ہزار آدمی قید کر لئے اس کے بعد دشمن آگے بڑھا۔ تو اس نے پھر انگریزوں کے تیس چالیس ہزار آدمی قید کر لئے۔ اور اب

آخری ہلے میں انگریزوں نے

دس ہزار کے قریب آدمی پکڑ لئے ہیں۔ (تازہ خبروں کے مطابق چالیس ہزار کے قریب تک قیدی پکڑے جاچکے ہیں) مگر یہ تعداد آخری نہیں۔ قیدی اس وقت ملتے ہیں جب بھاگڑ مچ جاتی ہے۔ اور سپاہی اپنی جان بچانے کے لئے اِدھر اُدھر دوڑنے لگ جاتے ہیں۔ پس ابھی اور زیادہ قیدیوں کی امید رکھنی چاہئے گو یا

اللہ تعالیٰ کی طرف سے

جو رویا مجھے دکھایا گیا تھا۔ وہ متواتر پورا ہوا۔ لڑائی کا میدان مجھے دکھایا گیا تھا۔ اس کا محل وقوع مجھے دکھایا گیا تھا۔ اس کی شکل و صورت مجھے بتادی گئی تھی۔ اور یہ بھی بتا دیا گیا تھا۔ کہ اس جگہ اس قسم کی جنگ ہوگی کہ کبھی انگریزی فوج دشمن کو دھکیلتی ہوئی دور تک لے جائے گی۔ اور کبھی دشمن اسے دھکیل کر اس کے ملک میں گھس آئے گا۔ چنانچہ یہ تمام باتیں پوری ہو چکی ہیں۔

میں نے

انگریزوں کو بارہا توجہ دلائی

ہے۔ کہ اگر وہ چاہیں۔ اور جماعت احمدیہ سے دعا کی درخواست کریں۔ تو اللہ تعالیٰ ہماری دعا سے ان کی مشکلات کو دور کر دے گا۔ مگر مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ ابھی تک انگریزوں پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوا۔ حالانکہ چودھری ظفر اللہ خانصاحب کے ذریعہ میرے اس قسم کے رویا وغیرہ وائسرائے اور دوسرے انگریز افسروں تک پہونچ چکے ہیں۔ اور اس لحاظ سے ان پر

احمدیت کی روحانی طاقت

ایک حد تک ظاہر ہو چکی ہے۔ اسی طرح میری یہ بات بھی ان تک پہنچ چکی ہے کہ اگر وہ ہماری طرف دعا کے لئے سچے دل سے متوجہ ہوں۔ تو اللہ تعالیٰ اس فتنہ کو دور کر دے گا۔ اور ان کے لئے امن اور آسائش کے ایام واپس لے آئے گا۔ مگر باوجود اس کے کہ ایک عرصہ سے یہ اعلان ہماری جماعت کی طرف سے ہو چکا ہے۔ گورنمنٹ نے اس سے کوئی فائدہ نہیں اٹھایا۔ ہم دعائیں تو اب بھی کرتے ہیں۔ اور میں جماعت کو ہمیشہ کہتا رہتا ہوں۔ کہ انگریزوں کی کامیابی کے لئے دعائیں کیا کرے۔ مگر ان دعاؤں میں اور اس دعا میں

بہت بڑا فرق

ہے۔ بعض نادان کہا کرتے ہیں کہ اگر تمہاری دعاؤں سے ہی یہ لڑائی دور ہو سکتی ہے۔ تو تمہارے دلوں میں دعا کے لئے کیوں جوش پیدا نہیں ہوتا۔ دنیا میں اتنا خون خرابہ ہو رہا ہے۔ اور تم دعا نہیں کرتے۔ وہ نادان اور احمق یہ نہیں سمجھتے کہ

دعا کے لئے جوش

پیدا ہونے کے مختلف اسباب میں بہت بڑا فرق ہوتا ہے۔ اور اس فرق کی وجہ سے وہ جوش کبھی کم پیدا ہوتا ہے اور کبھی زیادہ پیدا ہوتا ہے۔ اس وقت بھی ہم بے شک انگریزوں کی کامیابی کے لئے دعا کرتے ہیں۔ مگر اس لئے کہ ہمارے نزدیک انگریز مظلوم ہیں۔ اور ان کا دشمن ظالم ہے پس ہماری ہمدردی ان کے ساتھ ہے ہم نہیں چاہتے کہ ظالم کو فتح حاصل ہو۔ لیکن

اگر انگریز ہم سے دعا کی درخواست

کریں۔ تو چونکہ اس درخواست کے نتیجہ میں اسلام اور احمدیت کی سچائی ظاہر ہوگی اس لئے اسلام کی فتح۔ احمدیت کی فتح۔ اور قرآن کی فتح کے لئے ہمارے دلوں میں دعا کے لئے جس قدر جوش پیدا ہو سکتا ہے۔ وہ جوش موجودہ صورت میں کہاں پیدا ہو سکتا ہے ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ جہاں اسلام کی سچائی کا سوال آجائے گا۔ جہاں احمدیت کی صداقت کا سوال آجائیگا جہاں عیسائیت کے مقابلہ میں اسلام کے غالب اور برتر ہونے کا سوال آجائے گا۔ وہاں دعا کے اندر جو جوش پیدا ہو سکتا ہے۔ وہ دوسری صورت میں کبھی پیدا نہیں ہو سکتا

نادان انسان

سمجھتا ہے۔ کہ دعا کے لئے ہر حالت میں یکساں جوش ہونا چاہئے۔ حالانکہ کجا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی سچائی کا سوال۔ اور کجا انگریزوں کی مظلومی کا سوال۔ بھلا دونوں میں کوئی بھی نسبت ہے کہتے ہیں کجا راجہ بھوج اور کجا گنگو تیلی

انگریزوں کی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں بھلا نسبت ہی کیا ہے۔ کہ ان دونوں سے متعلق دعا کرنے پر طبیعت میں یکساں جوش پیدا ہو۔ وہاں تو یہ سوال ہوگا۔ کہ اس دعا کے نتیجہ میں قرآن کی سچائی۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی ظاہر ہوگی۔ اور عیسائیوں پر اسلام کی صداقت واضح ہو جائے گی۔ پس وہاں تو ہر احمدی دعا میں اپنا پورا زور لگا دیگا۔ اور اتنی دعائیں کرے گا۔ کہ گویا اپنی ناک رگڑ دے گا۔ وہ نادان جو یہ اعتراض کرتا ہے۔ اس کے نزدیک انگریزوں کی خیر خواہی۔ اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی سچائی کا سوال ایک جیسا ہوگا۔ اور اس کے دل میں جیسے انگریزوں کی محبت ہے ویسی ہی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت ہوگی لیکن

ہمارے دلوں میں

تو اس محبت اور اس محبت میں بہت بڑا فرق ہے۔ ہمیں انگریزوں سے بے شک خیر خواہی ہے اور ہم ان کی کامیابی کے لئے دعائیں بھی کرتے ہیں لیکن اس جوش اور اُس جوش میں بھلا کوئی بھی نسبت ہو سکتی ہے۔ محبت بیشک ہمیں دونوں سے ہے۔ مگر محبت محبت میں فرق ہوتا ہے اور محبت کے فرق کی وجہ سے طبیعت کے جوش میں بھی بہت بڑا فرق واقعہ ہو جاتا ہے۔

پوڈرن

کے استعمال سے

چھائیوں کا نام و نشان تک باقی نہیں رہتا

کیل و مہاسوں کو جڑ سے اکھاڑ پھینکتی ہے

جھریوں بدنما داغوں کو دور کر کے چہرے کو خوبصورت

بناتی ہے پھوڑے پھنسی کیلئے مجرب ہے

قدرتی پیداوار و خوشبودار پھولوں سے تیار کی جاتی ہے

سہیلیوں اور دوستوں کو پیش کرنیکا بہترین تحفہ ہے

قیمت ایک روپیہ

سول ایجنٹ برائے قادیان۔ سلطان برادرز

Digitized By Khilafat Library Rabwah

میں نے کشمیر میں دیکھا ہے۔

کشمیری لوگوں میں شرک

بہت زیادہ ہے۔ ان کے نزدیک خدا کی اور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتنی عظمت نہیں۔ جتنی سید عبد القادر صاحب جیلانی کی ہے۔ ان کے بعد شیخ زین الدین صاحب کی عظمت وہ لوگ کرتے ہیں۔ اور پھر تیسرے درجہ پر اللہ اور رسول کو عظمت دیتے ہیں سری نگر کے پاس ایک چھوٹی سی جھیل ہے جو ڈل کہلاتی ہے۔ وہ ڈیڑھ دو میل لمبی ہے۔ اور میل ڈیڑھ میل چوڑی ہے۔ اسکے پاس سے ہی دریائے جہلم گزرتا ہے اور دریا میں سے ایک نہر کاٹ کر اُس ڈل کے سامنے سے گذاری گئی ہے۔ جس وقت کا میں ذکر کر رہا ہوں۔ اس وقت وہ باقاعدہ نہر تھی۔ ممکن ہے۔ اس سے پہلے ایک طبعی نالہ ہو۔ جو اسے دریا سے ملاتا ہو۔ اسکے کنارے پر سڑکیں ہیں۔ اور ان پر تانگے وغیرہ چلتے رہتے ہیں۔ اس ڈل میں اس نہر کا دروازہ کھلتا ہے۔ بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ دریا کا پانی اونچا ہو جاتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں نہر کا پانی بھی اونچا ہو جاتا ہے۔ اور ڈل میں زور سے پانی گرنے لگ جاتا ہے۔ اُسوقت کشتی نیچے سے اوپر کی طرف لے جانی بڑی مشکل ہوتی ہے۔ اور بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ دریا کا پانی نیچا ہو جاتا ہے اور ڈل کا پانی اونچا ہوتا ہے۔ سارا سرینگر اسی ڈل پر گذارہ کرتا ہے۔ بعض زمینداروں نے اس ڈل میں گیلیاں ڈالی ہوئی ہیں۔ اور اُن گیلیوں پر مٹی ڈال کر سبزی ترکاری بو لیتے ہیں۔ بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ کوئی شخص دوسرے کی یہ گیلیاں چُرا کر لے جاتا ہے۔ اسوقت یہ حیرت انگیز بات وہاں سننے میں آتی ہے کہ بھئی تم نے کہیں میری زمین دیکھی ہے۔ کوئی شخص اسے چُرا کر لے گیا ہے۔

بہرحال ان زمینوں کی وجہ سے کثرت سے سبزی پیدا ہوتی ہے اور صبح کے وقت کشتیاں سبزی سے بھری ہوئی وہاں سے آتی ہوتی ہیں۔ جب

دریا اور ڈل کا پانی

برابر ہو تب تو کشتیاں آسانی سے ادھر ادھر آتی رہتی ہیں۔ لیکن جب ایک طرف کا پانی اونچا نیچا ہو۔ تو پھر کشتی چلانے میں انہیں بڑی دقت محسوس ہوتی ہے۔ میں نے ایک دفعہ دیکھا۔ کہ ایک کشتی آئی۔ جس میں کشمیری عورتیں اور مرد بیٹھے ہوئے تھے۔ اور ایک طرف کا پانی اونچا تھا۔ انہوں نے کشتی چلانے کے لئے زور لگانا شروع کیا۔ بانس بھی چلایا۔ مگر کشتی نہ چلی۔ آخر کچھ آدمی کشتی سے اُتر گئے۔ اور رسے ڈالکر انہوں نے کشتی کو کھینچنا شروع کر دیا۔ اسوقت جس طرح ہمارے ہاں شیعیت سے متاثر مسلمان زور سے یا علی کا نعرہ لگاتے ہیں۔ انہوں نے بھی نعرہ لگانا شروع کر دیا۔ کہ لا یلہ یلا اللہ لا یلہ یلا اللہ۔ کشمیری الف نہیں بول سکتے۔ بلکہ الف کی بجائے یا کا استعمال کرتے ہیں۔ اور یہ بھی اس بات کا ثبوت ہے کہ وہ

بنی اسرائیل میں سے

ہیں۔ تم کہتے ہو۔ اسماعیل مگر ایک یہودی کہے گا یشمعیل یعنی تمہارے الف کی جگہ وہ ي استعمال کریگا۔ بعض دفعہ ي کی جگہ عربوں کا تلفظ ع کا سا ہوتا ہے۔ جو الف کے تلفظ کے مشابہ ہوتا ہے۔ مثلاً وہ کہتے ہیں یشوع اور عرب کہتے ہیں عیسےٰ۔

غرض ان کشمیریوں نے بھی زور سے نعرے لگائے۔ کہ لا یلہ یلا اللہ لا یلہ یلا اللہ اور کوشش کی۔ کہ کشتی وہاں سے نکل جائے مگر انکا کام کچھ بنا نہیں۔ جب انہوں نے دیکھا۔ کہ اللہ کا نام لے کر ہمارا کام نہیں بنا۔ تو انہوں نے شیخ زین الدین صاحب کا (جو الفاظ انہوں نے استعمال کئے مجھے وہ اسوقت یاد نہیں) نام لیکر نعرہ لگایا اور تب میں نے دیکھا کہ انہوں نے پہلے سے زیادہ زور لگایا۔ اور کشتی کو کچھ کھینچ کر بھی لے گئے۔ مگر پھر ایک لہر آئی اور کشتی رک گئی۔ اسپر کچھ اور آدمی کشتی سے اُتر گئے

مگر جب اس طرح بھی انہیں پُوری کامیابی حاصل نہ ہوئی۔ تو آخر میں انہوں نے "یا پیر دستگیر" کا نعرہ لگایا۔ یعنی سید عبد القادر صاحب جیلانی کو اپنی مدد کے لئے پکارا۔ جب انہوں نے یا پیر دستگیر کہا۔ تو یہ نظارہ مجھے آجتک نہیں بھولتا کہ اکثر مرد۔ عورتیں اور بچے کود کر کشتی سے نیچے اتر آئے اور پاگلوں کی طرح زور لگانے لگے۔ گویا اللہ اگر ہارتا ہے تو بیشک ہار جائے۔ مگر عبد القادر جیلانی نہ ہارے۔

تو بیشک ہمیں انگریزوں سے خیرخواہی ہے۔ انکی تکالیف پر ان سے ہمدردی ہے اور ہم انکی کامیابی کیلئے دُعائیں بھی کرتے ہیں۔ مگر اللہ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں ان کی حیثیت ہی کیا ہے کہ جو جوش ہمیں خدا اور اسکے رسولؐ کے لئے دُعاؤں میں پیدا ہونا چاہیئے۔ وہی جوش ہمارے دلوں میں انگریزوں کے متعلق پیدا ہو۔ ہم کوئی کشمیری تھوڑے ہیں کہ شیخ عبد القادر جیلانی کیلئے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ دینگے۔ جب اللہ تعالیٰ کی عظمت کا سوال آئیگا جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی صداقت کا سوال آئیگا اُسوقت

احمدیت کا بچہ بچہ

دُعاؤں میں لگ جائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ کے دروازہ پر اس طرح جھک جائیگا۔ کہ خواہ ماتھے رگڑے جائیں۔ ناکیں گھس جائیں۔ وہ خدا تعالیٰ کے دروازہ سے اسوقت تک ہلیگا نہیں جبتک اپنے مقصد کو حاصل نہ کر لے۔ کیونکہ اسمیں ہمارا فائدہ نہیں بلکہ خدا اور اسکے رسولؐ کا فائدہ ہوگا۔ پس انگریز ہم سے اپنی کامیابی کیلئے دُعا کی درخواست کریں۔ تو چونکہ اس درخواست کے نتیجہ میں اسلام اور احمدیت کی صداقت کا ایک عظیم الشان نشان ظاہر ہوگا۔ اس وقت ہر احمدی دُعا میں لگ جائیگا۔ چاہے انہیں اپنے کاروبار چھوڑ دینے پڑیں۔ اور چاہے نوکریوں سے استعفے دیکر جنگلوں میں دعا کے لئے نکل جانا پڑے۔ پس ان دونوں باتوں میں بہت بڑا فرق ہے۔ نادان انسان جسے ان باتوں کی سمجھ نہیں وہ کہتا ہے کہ اتنے لوگ جنگ میں مر رہے ہیں۔ کیوں دُعا نہیں کی جاتی۔ کہ لوگ اس

جنگ کی مصیبت سے بچ جائیں۔ حالانکہ بیشک جنگ میں لوگ مر رہے ہیں مگر محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی اور ان سپاہیوں کی زندگی میں بھی تو بہت بڑا فرق ہے۔ اب ہم دُعا کرتے ہیں۔ تو اس لئے کہ انگریزی سپاہی بچائے جائیں اور اس جنگ کی آگ سے وہ محفوظ رہیں۔ مگر جب اسلام اور احمدیت کی صداقت کا سوال پیدا ہوگا۔ جب لوگوں پر اسلام اور احمدیت کی صداقت ثابت کرنے کے لئے

انگریزوں کی درخواست پر

یہ دُعا کی جائے گی۔ اس وقت ہم یہ دُعا نہیں کریں گے۔ کہ انگریزوں کو زندگی دے۔ بلکہ ہم یہ کہیں گے کہ اے خدا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جو اس وقت دُنیا کی نگاہ میں مُردہ ہیں۔ انہیں ہمیشہ کے لئے زندہ کردے۔ اس دعا کا بھلا اُس دُعا سے کیا مقابلہ ہو سکتا ہے۔ جو اسوقت ہم انگریزوں کیلئے کر رہے ہیں۔ کاش انگریز اس طرف توجہ کرتے اور ہماری جماعت سے اپنی کامیابی کے لئے دُعا کی درخواست کرتے۔ پھر ہماری یہ دُعا ویسی ہی

درد بھری چیخ و پکار

ہوتی جیسے یونسؑ نبی کی قوم نے اللہ تعالیٰ کے عذاب کو دیکھ کر چیخ و پکار کی تھی۔ اور آخر اللہ تعالیٰ نے اپنے عذاب کو دُور کر دیا تھا خدا کرے انگریزوں کی آنکھیں کھلیں۔ اور وہ وقت کی ضرورت کو پہچانیں۔ اور دُعا کے اس کارگر حربہ سے جو خدا تعالیٰ نے ہماری جماعت کو عطا فرمایا ہے فائدہ اٹھائیں۔ اگر وہ اسطرف توجہ کریں تو یقیناً یا امر ادھر ہمارے لئے خوشی کا موجب ہوگا کہ اس طرح اسلام اور احمدیت کی صداقت کا ایک عظیم الشان نشان ظاہر ہوگا۔ اور اُدھر اُنکے لئے بھی خوشی کا موجب ہوگا کہ بغیر شدید قربانیوں کے انہیں جنگ میں فتح

ضرورت اُستانی

ضلع ملتان میں ایک احمدی بھائی کو لڑکیوں کے پڑھانے کے واسطے ایک استانی کی ضرورت ہے ملازمت مستقل ہوگی۔ تنخواہ معقول دی جائیگی۔ خط و کتابت معرفت مفتی محمد صادق ۔ قادیان

241

عہدہ داران اور افراد کیلئے ایک ضروری اعلان

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے وہ دو خطبے جن میں "تحریک جدید کی مد میں تبلیغ خاص" کی توضیح و تشریح ہے آپ پڑھ یا سن چکے ہیں۔ عہدہ داران اپنی اپنی جماعت کی فہرست ہائے وعدہ تبلیغ خاص تیار کر رہے ہوں گے۔ انہیں یہ بات یاد رہنی چاہیئے۔ کہ جماعتوں کے افراد حضور ایدہ اللہ کا خطبہ پڑھ کر فوری اپنا وعدہ اور روپیہ حضور کے پیش کر رہے ہیں۔ اس وجہ سے کہ کہیں ایسا نہ ہو۔ کہ ۳۰ نومبر جو ان کے واسطے آخری میعاد ہے۔ کسی سستی۔ غفلت عدم توجہ کی وجہ سے گزر جائے۔ اور وہ عظیم الشان ثواب کے موقعہ سے محروم رہ جائیں۔ اس لئے حضور کا خطبہ پڑھ کر وعدہ و روپیہ ساتھ ہی ارسال کرتے ہیں۔ بلکہ بعض تو روپیہ ہی ارسال کرتے ہیں

پس عہدہ داران کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ اپنی جماعت کے افراد سے دریافت فرمالیں۔ کہ آپ نے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور براہ راست وعدہ یا رقم ارسال کی ہے۔ اگر کی ہو تو عہدہ داران اپنی فہرست میں ان کے نام کے سامنے نوٹ کر دیں۔ کہ ان کا وعدہ یا ان کا روپیہ براہ راست ہی حضور کے پیش ہو چکا ہے یہ اس واسطے لکھا گیا ہے۔ کہ احباب بڑی سرعت اور تیزی سے تبلیغ خاص کا روپیہ ارسال کر رہے ہیں۔ تا وہ سابقون کے ثواب میں بھی شامل ہو جائیں۔ اور اسی طرح کسی طرح کی غلطی نہ ہو۔

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

خطبہ نمبر کے خریدار اصحاب سے ضروری گذارش

الفضل کے خطبہ نمبر کے ان خریداروں کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں جن کا چندہ ختم ہو چکا ہے یا ۲۰ دسمبر ۱۹۴۲ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ لہٰذا تمام اصحاب سے گذارش ہے۔ کہ وہ بہت جلد اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمادیں جن اصحاب کی طرف سے ۲۵ نومبر ۱۹۴۲ء تک چندہ وصول نہ ہوگا ان کے نام نومبر کے آخری ہفتہ میں شائع ہونے والا خطبہ نمبر وی۔ پی ارسال ہوگا جس کا وصول کرنا تمام احباب کا اخلاقی فرض ہوگا۔

خاکسار منیجر الفضل

۶۸ - مولوی عطاء اللہ صاحب۔ ۸۰۸ - اللہ دتہ صاحب۔ امیر الدین صاحب۔ ۵۱۳ مستری مولا بخش صاحب

Digitized By Khilafat Library Rabwah

MACLIGHT

بلیک آوٹ کے لئے

NIGHT LAMP

اے سی بجلی کے علاقہ کیلئے

نعمت عظمےٰ

میک لائٹ (نائٹ لیمپ)

۹۹ فیصدی خرچ میں بچت

روزانہ تمام رات مسلسل جلانے سے تین ماہ میں صرف ایک یونٹ بجلی خرچ کرتا ہے۔ رات کو سوتے وقت اندھیرے گھُپ کی بجائے ٹھنڈی آرام دینے والی روشنی۔ بال بچوں والے گھروں کیلئے بیحد ضروری چیز۔ دیکھنے میں خوبصورت عمر میں پائیدار۔ میک لائٹ کے ہر ایک بکس میں ایک سال کی گارنٹی کا لیبل رکھا ہوتا ہے۔

اپنے شہر کے دوکاندار سے خریدیں۔

میک ورکس قادیان

روحانی علاج

استغفار درود اور دعا ہے جسمانی علاج کے لئے ہومیوپیتھک علاج نہایت موزوں اور لطیف علاج ہے۔ دوائیں زود اثر مگر کم خرچ ہیں ہسٹیریا۔ لیکوریا۔ دیگر نسوانی امراض مردانہ پوشیدہ گندہ امراض ذیابیطس۔ دمہ۔ دق۔ سفید داغ۔ بواسیر مرگی پائیوریا۔ کاربنکل۔ ملیریا۔ ناسور۔ گنٹھ مالا۔ تلی۔ سانپ کاٹے کی دوائی منگوائیے۔ ڈاکٹر ایم۔ ایچ احمدی معرفت الفضل قادیان

حبوب جوانی

جوانی عمر کے کسی خاص حصہ کا نام نہیں۔ جوانی اس طاقت کا نام ہے۔ جو انسان اپنے اندر محسوس کرتا ہے۔ ایسا آدمی ہر عمر میں جوان ہے۔ اگر اس جوانی کی ضرورت ہے۔ تو مادہ حیات پیدا کرنے والی دوا حبوب جوانی استعمال کریں۔ قیمت پچاس گولیاں تین روپے۔

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

۵۶۱ - ابوالقاسم خانصاحب
۵۹۵ - ڈاکٹر بدھاوے رام صاحب
۶۱۶ - نذیر احمد صاحب
۶۳۷ - عبدالمجید صاحب
۶۶۳ - مستری محمد حسین صاحب
۶۸۷ - مریم خاتون صاحبہ
۷۲۱ - غلام سرور صاحب
۷۴۴ - عبدالحمید صاحب
۷۷۵ - شیخ غلام رسول صاحب
۷۹۴ - بشیر الدین احمد صاحب
۸۸۳ - اظہار حسین صاحب
۸۸۴ - چوہدری احمد الدین صاحب
۱۰۱۳ - ایم ڈی مظفر محمود صاحب
۱۰۳۰ - ستار بخش صاحب
۱۰۴۴ - بلال احمد صاحب
۱۰۴۵ - پی موسےٰ صاحب
۱۰۵۵ - الٰہی بخش صاحب
۱۰۹۰ - پیر عبدالرحمٰن صاحب
۱۱۰۳ - محمد اسمٰعیل صاحب
۱۱۰۷ - ایم عبدالرشید خانصاحب
۱۱۱۶ - محمد ظہیر الدین صاحب
۱۱۲۶ - احمد الدین صاحب
۱۱۳۰ - سید شمیم احمد صاحب
۱۱۴۶ - سید بہادر علی صاحب
۱۱۸۰ - ایم نورالدین صاحب
۱۱۸۴ - بیگم محمد اسلم خانصاحب
۱۲۰۰ - محمد صادق صاحب
۱۲۰۱ - مولوی محمد نورالدین صاحب
۱۲۰۹ - سید تفضیل حسین صاحب
۱۲۱۰ - ماسٹر قمر علی صاحب
۱۲۱۶ - محمد عبداللہ صاحب
۱۲۲۰ - آر۔ اے ارشد صاحب
۱۲۲۴ - اے۔ ایچ خان صاحب
۱۲۲۷ - چوہدری محمد خانصاحب
۱۲۲۹ - سعداللہ خانصاحب
۱۲۳۰ - خواجہ محمد عبداللہ صاحب
۱۲۳۱ - سید جلال الدین صاحب
۱۲۳۳ - چوہدری جلال الدین صاحب
۱۲۴۰ - حفیظ عبدالمنان صاحب
۱۲۴۱ - چوہدری نتھو خانصاحب
۱۲۴۴ - میاں نذیر حسین صاحب
۱۲۴۶ - حکیم فضل محمد صاحب
۱۲۴۸ - چوہدری عبدالرحمٰن صاحب
۱۲۴۹ - سید محمد علی شاہ صاحب
۱۲۵۰ - محمد حسین
۱۲۵۱ - مستری عزیز الدین صاحب
۱۲۵۴ - قاضی فضل الٰہی صاحب
۱۲۵۵ - محمد حسین صاحب
۱۲۵۶ - خانصاحب میاں محمد گل صاحب

۱۲۵۸ - ڈاکٹر عبدالغنی صاحب
۱۲۵۹ - سید مجتبیٰ حسین صاحب
۱۲۶۰ - ملک غلام نبی صاحب
۱۲۶۱ - مولوی اللہ الدین صاحب
۱۲۶۳ - چوہدری محمد علی صاحب
۱۲۶۴ - سلطان احمد صاحب
۱۲۶۶ - بجامنہ مولوی مسیح الدین صاحب
۱۳۴۳ - قاضی عبدالرحمٰن صاحب
۱۳۵۸ - حکیم الدین صاحب
۱۳۹۰ - مرزا عبدالحفیظ صاحب
۱۴۷۱ - مشتاق عالم صاحب
۱۴۷۳ - شیخ عبداللطیف صاحب
۱۴۸۷ - شیخ عزیز الدین صاحب
۱۵۳۸ - مسعود احمد صاحب
۱۵۴۹ - چوہدری عبدالغنی صاحب

۱۵۵۰ - شیخ محمد علی صاحب
۱۵۵۱ - ملک فضل حق صاحب
۱۵۶۵ - چوہدری غلام رسول صاحب
۱۵۶۶ - مشتاق احمد صاحب
۱۵۷۴ - محمد عثمان صاحب
۱۵۷۵ - محمد عباس صاحب
۱۵۷۶ - محمد صغیر صاحب
۱۵۹۰ - شیخ عبدالعزیز صاحب
۱۵۹۲ - مرزا عزیز بیگ صاحب
۱۵۹۷ - مرزا حاکم بیگ صاحب
۱۵۹۹ - محمد یوسف صاحب
۱۶۰۳ - چوہدری امیر الدین صاحب
۱۶۰۵ - صوفی حبیب اللہ صاحب
۱۶۱۲ - وزیر محمد خانصاحب
۱۶۲۵ - چوہدری گنیشہ خانصاحب

۱۶۶۹ - عبدالرشید صاحب
۱۶۷۰ - چوہدری نورالدین صاحب
۱۶۷۱ - ڈاکٹر محمد بخش صاحب
۱۶۷۲ - میاں احمد بخش صاحب
۱۶۸۸ - محمد تقی صاحب
۱۶۹۵ - محمد الدین صاحب
۱۷۰۳ - سردار رفیع اللہ خانصاحب
۱۷۳۵ - اللہ رکھا صاحب بسمل
۱۷۸۰ - سید محمد احمد صاحب
۱۷۸۰ - ارشاد احمد صاحب
۱۸۱۳ - میر داد خانصاحب
۱۸۱۴ - چوہدری رشید احمد صاحب
۱۸۱۵ - قاضی رشید الدین صاحب
۱۸۱۶ - محمد نواز خانصاحب
۱۸۲۱ - غلام محمد صاحب تاقب

شباکن

ملیریا کی کامیاب دوا ہے

کونین خالص تو ملتی نہیں۔ اور ملتی ہے۔ تو پندرہ سولہ روپے اونس۔ پھر کونین کے استعمال سے بھوک بند ہو جاتی ہے۔ سر میں درد اور چکر پیدا ہو جاتے ہیں۔ گلا خراب ہو جاتا ہے۔ جگر کا نقصان ہوتا ہے۔ اگر ان امور کے بغیر آپ اپنا یا اپنے عزیزوں کا بخار اتارنا چاہیں۔ تو شباکن استعمال کریں۔ قیمت یکصد قرص عہ پچاس قرص ۹؍

ملنے کا پتہ
دواخانہ خدمتِ خلق قادیان پنجاب

Digitized By Khilafat Library Rabwah

پیغام!

وئید اطبّا اور ڈاکٹر صاحبان کے نام

فی زمانہ وئید اطبّا اور ڈاکٹر صاحبان نے جلدی امراض کے علاج سے بے توجہی اختیار کر رکھی ہے۔ اسے جراحوں اور سرجنوں کے ہاتھ سونپ دیا ہے سب سے زیادہ امر تاسف یہ ہے کہ وئید اور اطبّا باوجود جڑی بوٹیوں کے سرمایہ سے بہرہ ور ہونے کے اس مخفی خزانہ میں جلدی امراض کا علاج ڈھونڈنے کیلئے تحقیق و تجسس سے بے نیاز رہتے ہیں جس سے علمِ طب کو ناقابلِ بیان نقصان پہنچا ہے اس نقصانِ عظیم کا نعم البدل ڈلروز ہے جو ایسی کمیاب جڑی بوٹیوں کا نچوڑ ہے جنہیں نہایت اعلےٰ درجہ کے صحت آور تسکین دہ اور شفا بخش اجزا کامل ہیں جو نئی جلد لانے میں جادو کا اثر رکھتے ہیں آجتک طبی دنیا ڈلروز سی سہل الاستعمال سریع الاثر کثیر الفوائد اور اکسیر دوائی پیش کرنے سے قاصر رہی ہے ڈلروز دنیا بھر میں بلاشبہ اپنی نوعیت کی تمام دوائیوں کے مقابلہ میں بے مثل اور لاثانی ہے طبی دنیا ہمیشہ اس دوائی پر نازاں رہیگی

ڈلروز تمام لاعلاج ویرانے جلدی روگوں ہر قسم کے پھوڑے پھنسی، لاہور سور، ناسور، بھگندر، کچھرالی، کھجلی، داد، چنبل، جذام، مسّے، مہاسے، خارش، درد، جلن، سوجن، چوٹ، زخم اور زہریلے جانوروں کے کاٹے کا یقینی عملی اور مجرب علاج ہے دورانِ استعمال میں پٹی باندھنے کی ضرورت نہ نہانے کی ممانعت اور کپڑے خراب ہونے کا خطرہ نہیں بلکہ یہ جلد پر داغ تک نہیں رہنے دیتی

آج سے جلدی روگیوں کے لئے "ڈلروز" تجویز فرمائیے!

تاسیس شدہ ۱۹۰۴ء

قیمت فی شیشی ۸؍ عہ ۸؍ روپیہ ہر مشہور دوافروش سے طلب کریں | حکیم طاہر الدین اینڈ سنز "ڈلروزولا" فیروزپور روڈ۔ لاہور

242

Digitized By Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

نفع مند کام پر روپیہ لگانے کا عمدہ موقعہ!

آجکل جنگ کی وجہ سے ہندوستان کی صنعت و حرفت کو خاص ترقی حاصل ہو رہی ہے۔ اور اس ذیل میں قادیان کے متعدد کارخانوں میں بھی کام بہت بڑھ گیا ہے۔ لیکن سرمایہ کی وجہ سے بہت سے کارخانے اپنے کام کو اتنا وسیع نہیں کر سکتے جتنا کہ اُن کے واسطے موقعہ ہے۔ چنانچہ میرے پاس متعدد کارخانہ دار اس بات کی خواہش ظاہر کر چکے ہیں۔ کہ اگر ان کے سرمایہ کی توسیع کا انتظام ہو جائے تو موجودہ حالات میں انہیں اور سرمایہ لگانیوالوں کو معقول نفع حاصل ہو سکتا ہے۔ میں چونکہ ہمیشہ احتیاط اور حفاظت کے پہلو کو ترجیح دیتا ہوں۔ اسلئے میں نے ابھی تک اس طرف توجہ نہیں دی تھی۔ کیونکہ خواہ تجارت ہو یا صنعت و حرفت بہرحال اس میں فائدہ اور نقصان دونو کا رستہ کھلا ہوتا ہے اور میں اس بات سے ڈرتا رہا ہوں کہ ہماری جماعت کے تھوڑی پونجی والے اصحاب زیادہ نفع کی آرزو میں اپنا سرمایہ ہی برباد نہ کر بیٹھیں۔ مگر اب متعدد کارخانہ داروں کے ساتھ بات کرنے کے نتیجہ میں یہ صورت تجویز کی گئی ہے۔ کہ سرمایہ لگانے والے دوست کاروبار میں شریک نہ ہوں۔ (سوائے اس کے کہ خود اُن کی طرف سے ایسی درخواست ہو) بلکہ جائیداد کے رہن کی صورت میں روپیہ لگا دیں۔ اور پھر اس مرہونہ جائیداد پر انہیں کرایہ کی صورت میں نفع ملتا رہے۔ اس طرح انشاء اللہ روپیہ بھی محفوظ رہیگا۔ اور سرمایہ دار کو معقول منافع بھی مل سکیگا پس جو دوست اس رنگ میں اپنا روپیہ لگانا چاہیئے۔ وہ خاکسار کیساتھ خط و کتابت فرمادیں سرمایہ لگانیوالوں کی سہولت کیلئے اس قسم کی شرط بھی ہو سکتی ہے کہ اگر کسی وقت کسی سرمایہ دار کو اپنے روپے کی واپسی کی ضرورت پیش آئے۔ تو وہ دو یا تین ماہ کا نوٹس دیکر اپنا روپیہ واپس لے لے۔ رہن عام حالات میں مکان یا دوکان یا زمین یا مشینری وغیرہ کی صورت میں ہوگا۔ اور روپیہ لینے والا شخص جائیداد مرہونہ کا مناسب کرایہ ادا کرتا رہیگا۔ عام حالات میں ایکہزار سے کم روپیہ نہیں لیا جائیگا۔ مگر اس سے زیادہ جتنا بھی ہو قابل قبول ہوگا۔ اور انشاء اللہ باقاعدہ تحریر کے ذریعہ فریقین کے حقوق محفوظ کرا دئے جائینگے۔ میرا کام صرف امانت دارانہ مشورہ دینا ہوگا۔ اس سے زیادہ مجھے نہ تو نفع میں کوئی حصہ حاصل ہوگا۔ اور نہ ہی مجھ پر کوئی ذمہ داری ہوگی۔ جو دوست روپیہ فوراً بھجوانا چاہیں وہ میرے نام براہ راست یا بواسطہ دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان روپیہ بھجوا دیں جب تک انکا روپیہ کسی کام پر نہیں لگتا۔ اسوقت تک یہ روپیہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں میرے نام پر امانت رہیگا۔ اور امانت دار کی درخواست پر انشاء اللہ ہر وقت واپس مل سکیگا۔ جو دوست اپنے روپے کے متعلق کوئی خاص شرط پیش کرنا چاہیں وہ کر سکتے ہیں۔ جو اگر شریعت اور قانون کے خلاف نہ ہوئی تو اس کا خیال رکھا جائیگا۔ فقط

خاکسار مرزا بشیر احمد قادیان ۴۲/۱۱/۷

دفتر محاسب کے ذریعہ الفضل کا چندہ ارسال کرنے والے اصحاب

براہ کرم نوٹ فرمالیں۔ کہ رقم ارسال کرتے وقت اپنا خریداری نمبر ضرور لکھیں۔ تا ان کی رقم اُن کے کھاتہ میں درج ہو جائے۔ خریداری نمبر نہ لکھنے کی صورت میں عدم اندراج کی ذمہ واری دفتر پر نہ ہوگی۔ احباب اس کا خاص خیال رکھیں۔

خاکسار منیجر "الفضل"

حبّ اٹھرا
اسقاط کا مجرب علاج

جو مستورات اسقاط کی مرض میں مبتلا ہوں یا جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ اُن کیلئے حبّ اٹھرا رجسٹرڈ نعمت غیر مترقبہ ہے۔ حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولوی نورالدین خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ شاہی طبیب دربار جموں و کشمیر نے آپ کا تجویز فرمودہ نسخہ تیار کیا ہے۔

حبّ اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت۔ تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو اس کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔

قیمت فی عہ مکمل خوراک گیارہ تولے یکدم منگوانے پر گیارہ روپے

حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ دواخانہ معین الصحت قادیان

ایک نہایت باموقعہ مکان قابل فروخت

مسجد مبارک سے قریباً دو منٹ کے فاصلہ پر واقع ایک دو منزلہ پختہ مکان قابل فروخت ہے۔ نچلی منزل میں ڈیوڑھی۔ بیٹھک اور ایک رہائشی کمرہ۔ باورچی خانہ ہے۔ اور بالائی منزل میں ایک کمرہ اور ایک باورچی خانہ ہے تیسری منزل پر اینٹوں کے پردے بنے ہوئے ہیں۔ دوسری منزل کے سامنے بازار کی طرف بڑھی ہوئی گیلری بھی ہے تمام مکان میں دیار کی لکڑی لگی ہوئی ہے۔ بغرض سکان ہر اعتبار سے موزوں ہے۔ خواہشمند اصحاب قیمت کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت یا بالمشافہ فرمائیں۔ المشتہر

فضل احمد پنشنر دفتر محاسب قادیان

آپ کو لڑکے کی خواہش ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کا ۹۹ فیصدی مجرب نسخہ۔ جن عورتوں کے ہاں لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں۔ اُن کو حمل کے پہلے مہینہ سے ہی فضل الٰہی دینے سے ضرور لڑکا پیدا ہوتا ہے۔ قیمت پندرہ روپے مکمل کورس مناسب ہوگا کہ لڑکا پیدا ہونے پر ایام رضاعت میں ماں اور بچہ کو اٹھرا کی گولیاں جنکا نام

همدرد نسواں

ہے۔ دی جائیں۔ تاکہ بچہ آئندہ مہلک بیماریوں سے محفوظ رہے۔

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

گلدستہ تعلیم الدین کی مختصر فہرست مضامین عہ

یہ انیس عنوانات کے ماتحت دینیات کی تعلیم کے متعلق چھ سو صفحات کی ضخیم کتاب ہے جس کا پہلا مضمون نماز کے آٹھ سبقوں پر مشتمل ہے۔ اور دوسرے مضمون میں قرآن کریم کے ترجمے کے ایک سو پندرہ اسباق دو سو صفحوں پر درج ہیں۔ اس کے علاوہ سترہ مضامین چار سو صفحات پر لکھے گئے ہیں جن کی وضاحت بعد کے اشتہاروں میں کی جائیگی۔ قیمت اصلی معہ جلد کپڑا سوا دو روپیہ رعایتی صرف ڈیڑھ روپیہ۔

(۲) کلید ترجمۂ قرآن مجید کی اب ۲۹۷ جلدیں باقی ہیں۔ متواتر آرڈر آ رہے ہیں۔ جلسہ سے پہلے پہلے منگوالیں۔ یا آرڈر نامہ کر کتاب ریزرو کروالیں۔ ورنہ محروم رہنا پڑیگا۔ قیمت دو روپیہ

گلدستہ تعلیم الدین اور کلید ترجمۂ قرآن مجید دونوں کی قیمت غیر مجلد ہونے کی حالت میں دو روپیہ اور مجلد کی اڑھائی روپے ہوگی۔ یاد رہے کہ گلدستہ کے خریدار کو مکمل کلید خریدنے کی ضرورت نہیں کیونکہ کلید کا پہلا حصہ گلدستہ میں درج ہے، صرف دوسرا حصہ جس کی قیمت صرف ۱۲ اور مجلد کی عہ ہے بھیجا جائیگا۔

(۳) فقہ احمدیہ۔ قیمت آٹھ آنہ ہر سہ غیر مجلد اڑھائی روپیہ۔ مجلد تین روپیہ

المشتہر۔ حکیم محمد عبداللطیف شہید منشی فاضل ادیب فاضل تاجر کتب قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

لنڈن ۹ نومبر۔ وشی گورنمنٹ نے اعتراف کیا ہے کہ امریکن فوجوں نے صافی کے مقام پر قبضہ کر لیا ہے۔ یہ شہر اطلانٹک کے ساحل پر کاسابلانکا (مراقش) کی مشہور بندرگاہ سے ۲۰۰ میل کے فاصلے پر ہے۔ وشی گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ امریکن فوجیں اطلانٹک کے ساحل پر دو مقامات پر بھی اتر آئی ہیں۔ کاسابلانکا کے قریب وشی گورنمنٹ کے بیڑے اور اتحادی بیڑے میں زبردست لڑائی ہوئی جس میں وشی کے بیڑے کو سخت نقصان اٹھانا پڑا۔

ڈیکر سے اطلاع ملی ہے کہ وہاں کے گورنر جنرل کو موسیو لاوال کا ایک تار موصول ہوا ہے کہ ڈیکر کی فرانسیسی فوجوں کو تیار رہنا چاہئے۔ تار میں کہا گیا ہے کہ ہر چیز تم پر منحصر ہے۔ فوجوں کو تیار رکھو۔ گورنر جنرل نے موسیو لاوال کو اطلاع دی ہے کہ ہم بالکل چوکنے ہیں۔ دیکھ بھال کا کام جاری ہے۔ مارشل پیتان اور وشی گورنمنٹ ہم پر پورا اعتماد کر سکتی ہے۔ اطلاع ملی ہے کہ الجزائر (بحیرہ روم کا ساحل) کی فرانسیسی فوجوں نے ہتھیار ڈال دیئے ہیں اور وہاں کے ذمہ دار حکام نے عارضی صلح نامہ پر دستخط کر دیئے ہیں۔ ہتھیار ڈالنے کی نوبت اسی وقت آئی جب اتحادی فوجیں شہر کے گرد گھیرا ڈال چکی تھیں۔ اور پیدل فوج اور ہوائی جہازوں سے اترنے والے دستوں نے شہر کے بڑے حصے پر قبضہ کر لیا تھا۔ اتحادیوں نے عارضی صلح کے لئے تین شرائط پیش کی تھیں۔ جنہیں فرانسیسی حکام نے منظور کر لیا ہے۔

ایک اور اطلاع سے معلوم ہوا ہے کہ الجزائر کے مغرب میں مزید امریکن فوجیں اتر آئی ہیں۔ وشی کی فوجوں اور سمندری بیڑے نے ان کو روکنے کی کوشش کی۔ مگر انہیں سخت نقصان پہنچایا گیا۔ جرمن ریڈیو نے ایڈمیرل دارلان (وشی کی فوجوں کا کمانڈر انچیف) کے متعلق بڑی تشویش کا اظہار کیا ہے۔ آج جرمن ریڈیو کے اناؤنسر نے کہا کہ ایڈمیرل ڈارلان نے وائرلیس کے ذریعہ وشی کو تازہ ترین حالات سے مطلع کیا اور ساتھ ہی یہ بھی کہہ دیا کہ غالباً یہ میری آخری رپورٹ ہوگی۔ اناؤنسر نے اس خبر کے آخر میں کہا کہ غالباً ایڈمیرل ڈارلان گرفتار ہو گئے ہوں گے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ آج صبح الجزائر کے ساحل پر برطانی فوجیں اتر آئی ہیں اور رائل ایئر فورس متعدد مقامات پر بمباری کر رہا ہے۔ الجزائر شہر میں بالکل امن ہے۔ مگر شہر کے سارے ناکوں پر امریکن فوج کا پہرہ ہے۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

اس وقت الجزائر کی بندرگاہ پر برطانیہ کا جھنڈا لہرا رہا ہے۔ فرانسیسی حاکموں نے صرف الجزائر کے لئے صلح کی شرطوں پر دستخط کئے ہیں اب فرانس کی مشہور بندرگاہ مارسیلز اور شمالی افریقہ تک جانے کے لئے جہازوں کا رستہ بند ہو چکا ہے۔ الجزائر کے چند میل کے فاصلے پر واقع ایک اور ہوائی اڈے پر بھی اتحادی فوجوں کا قبضہ ہو چکا ہے۔ اس جگہ وشی کی فوجوں نے اچھا خاصا مقابلہ کیا تھا۔ وشی اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ آج امریکن فوجیں مراقش کے مغربی ساحل میگاڈور آغادیر اور فیدلہ میں بھی اتر آئی ہیں۔ اور صوبہ تونس میں بھی داخل ہو گئی ہیں جس مقام پر اتحادی فوجیں اتری ہیں۔ وہ بندرگاہ تونس سے ۶۰ میل دور ہے۔

لنڈن ۹ نومبر۔ نازی پارٹی کی سالگرہ پر تقریر کرتے ہوئے ہٹلر نے کہا کہ ہم ۱۹۱۸ء میں بھی فتح حاصل کر سکتے تھے۔ لیکن اسوقت جرمن فتح کے اہل نہیں تھے۔ اب ۱۹۱۸ء کے واقعات کو دہرایا نہیں جائیگا اور قدرت اسکو فتح دیگی جو اس کا مستحق ہے۔ قیصر نے ہتھیار ڈال دیئے تھے۔ میں کبھی نہیں جھکونگا۔ بلاشبہ ہم دنیا میں سب سے زیادہ منظم قوم ہیں۔ آج ہم گذشتہ ۱۰ سال کی نسبت بہت زیادہ مضبوط ہیں۔ ہمارے دشمنوں کی نسبت ہمارے ساتھیوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ انگریز کہتے ہیں کہ ہم نے آجتک کوئی جنگ نہیں ہاری یہ بالکل غلط ہے۔ اگرچہ یہ درست ہے کہ وہ آخر تک لڑتے ہیں۔ گذشتہ جنگ میں جرمنی کے بیس لاکھ آدمی ہلاک ہوئے تھے۔ اس لڑائی میں ساڑھے تین لاکھ آدمی مرے ہیں۔ جن میں سوشلسٹ پارلیمنٹ کے ۳۹ ممبر بھی ہیں۔ اگر دشمن کی فتح ہو گئی تو ہمارے لئے کوئی راستہ نہیں ہوگا۔ ہم نے ۱۹۴۰ء میں صلح کی پیشکش کی تھی لیکن اب کوئی امکان نہیں صرف جنگ کا لفظ ہی ہماری زبان ہوگا۔ اور صلح کی کوئی پیشکش نہیں کیجائیگی۔ جو لوگ ہمیں مٹانے کے خواب دیکھ رہے ہیں۔ انہیں مایوس ہونا پڑیگا پہلے یہودی ہنستے تھے لیکن اب نہیں ہنستے اور جو آج ہنس رہے ہیں وہ جلد ہی ہنسنا بند کر دینگے۔ روس کی لڑائی کے متعلق کہا کہ سٹالین کا خیال تھا کہ ہم مرکزی مورچہ پر حملہ کرینگے۔ لیکن میرا زور صرف سٹالن گراڈ کی طرف تھا جسے میں حاصل کرنا چاہتا تھا۔ اسلئے نہیں کہ اس کا نام سٹالن کے نام پر ہے بلکہ اسلئے کہ بطور جنکشن وہ بہت اہم ہے۔ اگر کوئی پوچھے کہ دشمن کے پاس جو مرکز ہیں ہم نے انپر فوری قبضہ کیوں نہیں کیا تو میرا جواب یہ ہے کہ ان مقامات کی کوئی اول درجہ کی اہمیت نہیں ہے۔

آج روزویلٹ شمالی افریقہ میں یہ بہانہ کرکے کہ اسے جرمنی اور اٹلی سے بچانا ہے فوجیں بھیج رہا ہے۔ مگر آپکو جرمن لیڈر شپ پر اور فوج پر اعتماد کرنا چاہیئے۔ وہ سب کچھ کرینگے۔ مجھے اسوقت سارے جرمنی اور سوشلسٹ پارٹی کا اعتماد حاصل ہے۔ مگر قیصر کو عوام کا اعتماد حاصل نہ تھا۔ بعض لوگ پوچھتے ہیں کہ سٹالن گراڈ پر اس قدر زیادہ وقت کیوں لگا۔ مگر میرے خیال میں ڈیفنس زیادہ سستی چیز ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم نے غلطیاں کیں۔ کیا یوکرین پر قبضہ کرنا اور دشمن کے تیل۔ لوہے اور گندم کے علاقوں کو لینا غلطی ہے۔ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ جب جرمنی پر بمباری ہوتی ہے تو میرے دل پر کوئی اثر ہی نہیں ہوتا۔ ہماری سپرٹ زندہ ہے اور ہم ان چیزوں کو فراموش نہیں کر سکتے۔ جرمنی برطانیہ کو ترکی بہ ترکی جواب دیگا۔ آج ہر جرمن جانتا ہے کہ ہم زندگی اور موت کی جدوجہد میں مبتلا ہیں۔ ہر جرمن کو مجھ پر اعتماد کرنا چاہیئے۔ یہی سمجھو کہ یہ جنگ اس بات کا فیصلہ کریگی کہ جرمنی نے زندہ رہنا ہے یا مرنا۔ اگر آپ ایسا محسوس کریں تو آپکا ہر فعل اور عمل جرمنی کی فتح کے لئے ہی ہوگا۔

واشنگٹن ۹ نومبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ حکومت امریکہ نے فرانسیسی سفیر کو پاسپورٹ دیدیا ہے۔ امریکن بندرگاہوں میں فرانس کے جسقدر بھی جہاز تھے۔ انپر قبضہ کر لیا گیا ہے۔

لنڈن ۱۰ نومبر۔ وشی ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ الجزائر میں تصادم ختم ہو گیا ہے۔ فرانسیسی فوجیں اگرچہ

سیلان الرحم کی ہر مریضہ دق کا بہت ہی آسان شکار ہے۔ وہ عورتیں جو اندرونی خرابیوں کی پرواہ نہیں کرتیں بہت جلد دق میں گرفتار ہو جاتی ہیں اور تقریباً ہر عورت سیلان الرحم کی بیمار یا اندرونی خرابیوں کا شکار ہوتی ہے۔ امریکن ڈاکٹروں نے تحقیق کیا ہے کہ ہر دس میں سے نو عورتوں کو سیلان کی شکایت ہوتی ہے۔

سیلان الرحم اور اندرونی خرابیوں کی بہترین دوا اودی ٹون ہے۔ آج ہی اپنے دوا فروش سے طلب کیجئے یا براہ راست حسب ذیل پتہ سے منگائیے بنٹ مین اینڈ کمپنی

برسین لمیٹڈ۔ پوسٹ بکس نمبر ۲۴۰۶ کلکتہ

زد جام عشق

یہ وہ شہرہ آفاق نسخہ ہے جسے رؤسا استعمال کرتے ہیں۔ اس کے بڑے بڑے اجزاء مشک تاتاری ایرانی زعفران اور سنکھیا کا تیل اور شنگرف کا کشتہ ہیں۔ ہمارا دعوٰی ہے۔ کہ ہماری تیار کردہ گولیاں اجزاء کے خالص اور اعلیٰ ہونے کے لحاظ سے اپنا ثانی نہیں رکھتیں۔ ہم ہر دوست کو اس دعوے کی صداقت کو پرکھنے کی دعوت دیتے ہیں۔ یہ گولیاں قوت مخصوصہ اور پٹھوں کو طاقت دینے میں بےنظیر ہیں۔

قیمت ایک روپیہ کی آٹھ گولیاں

طبیہ عجائب گھر قادیان

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا کر دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی۔